

ہے۔ آئینہ میں اس کو کبیر اول غلطی سے دکھ دیا ہے۔

(۷)

سحر واجب لکھتے ہیں۔ طمراق بول چال میں کبیر اول دفع سوم بھی آتا ہے اور لکھتے ہیں کہ لہجے کے مطابق ہے (زبان و لغت مثلاً) احقر و آصف اُس لہجے کو لکھنے سے قاصر اور ناواقف ہے۔

(۸)

ملائی پر بہت لمبیل بحثیں کی گئی ہیں۔ زبان و قواعد میں پندرہ صفحات اور زبان و لغت میں تین صفحے اس کی نذر ہو گئے۔ دودھ کو اونٹانے سے اوپر کی سطح پر جو مٹی سیڑھی ہے اس کو ملائی کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ منڈلائی تھا۔ پھر مخفف ہو کر ملائی ہو گیا (منڈلانا اور منڈھنا کا ایک ہی ماخذ ہے) معلوم نہیں کیوں بعض حضرات نے ایک نیا لفظ ایجاد کیا جو ملائی کا مترادف ہے۔ یہ ایجاد بے ضرورت بھی تھی اور بے لطف بھی۔ کیونکہ ملائی کے معنی ہیں اوپر چھا جانے اور احاطہ کرنے والی چیز۔ بالائی میں احاطہ کا مفہوم نہیں ہے اس لحاظ سے یہ لفظ ناقص رہا۔ یہ جدید تحقیق اب میں نے اردو مصدر نامہ میں درج کر دی ہے جو انشائے اللہ طبع دوم میں آجائے گی۔ (و آصف)

(۹)

سحر واجب لکھتے ہیں۔ املا نامہ میں ایک جگہ اردو املا میں ہر جگہ مشتقات کے قاف کو مشدّد لکھا گیا ہے۔ تکرار سے گمان ہوتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطی نہیں ہے۔ حقیقت کے قاف پر تشدید پہلے ہی حذف ہو چکی ہے۔ جمع میں تشدید بولنے یا لکھنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ ملا اردو املا اس کی اصلاح مثلاً

و آصف عرض کرتا ہے یہ دلیل تو صحیح نہیں کہ چونکہ مفردی سے تشدید حذف ہو گئی اس لئے جمع میں بھی نہیں ہونی چاہئے۔ یہ کون کتنا ہے کہ مفردی سے تشدید حذف ہو گئی ہے۔